افادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

قرآن و سنت سے متصادم آرڈیننس

قرآن و سنت کے خلاف تمام آرڈی ننس اور قوانین کو کالعدم ہونا چاہیئے

مسودہ دستور کی دفعہ ۹۲ میں صدر یا وفاقی حکومت کو بوقتِ ضرورت آرڈی ننس جاری کرنے کا ذکر ہے۔ مولانا عبدالحق نے اس میں یہ ترمیم پیش کی تھی کہ بشرطیکہ ایسا آرڈی ننس قرآن و سنت کا نقیض نہ ہو۔ اپنی ترمیم پر تقریر کرتے ہوئے مولاناؒ نے فرمایا۔

صدر محترم! دفعہ ۹۲ یہ ہے کہ وفاقی حکومت جب کہ قومی اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو آرڈی ننس پارلیمانی ایکٹ کے برابر قوت اور تاثیر رکھتا ہے تو اگر آرڈی ننس کے اجراء کے وقت میں اس کا قرآن و سنت کے مطابق ہونے کی پابندی نہ لگائی جائے تو قرآن و سنت کے خلاف قانون سازی کا موقع نکل آئے گا۔ جبکہ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اجلاس کب ہوگا اور کب وہ اسے بل کی شکل میں سامنے لائے گا۔ گویا یہ دفعہ اس دفعہ کے خلاف ہے جس میں قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی کا ذکر ہے۔ اب تک تو ہوا یہ ہے کہ جتنے بھی آرڈی ننس جاری ہوئے اسمبلی انہیں قانونی شکل دے دیتی ہے۔ تو اگر کوئی آرڈی ننس قرآن و سنت کے خلاف نافذ کیا گیا تو وہ کالعدم ہونا چاہیئے۔ سیدنا ابوبکرؓ پہلے خلیفہ ہیں جب خلیفہ ہوئے تو پہلا خطبہ جو دیا اس میں یہ اعلان کیا کہ تم میں سے جو مظلوم ہے وہ میرے نزدیک اس وقت تک طاقتور ہے جب تک کہ اس سے دوسرے کا حق لے کر حقدار کو واپس نہ دلا دوں اور فرمایا کہ جب تک میں قرآن و سنت کی پیروی کرتا رہوں تم میری اطاعت کرو، میرا حکم مانا کرو اور اگر میں نے کسی حکم میں کتاب و سنت کی خلاف ورزی کی تو اسے مت سنو بلکہ مجھے سیدھے راستے پر لگاؤ۔ تو اسلام کے پہلے خلیفہ نے اپنے احکام کو اسلام کے ساتھ پابند کر دیا۔

تو جب آرڈی ننس نافذ ہو، چار ماہ بعد معلوم نہیں اسمبلی کیا فیصلہ دے۔ عام تجربہ یہ ہے کہ ایسے غیر اسلامی آرڈی ننس کو بھی قانون کی شکل دے دی جاتی ہے۔ جس طرح موجودہ آئین میں ۱۹۷۲ء سے پچھلے آرڈی ننسوں اور صدر کے ایسے فرامین کو بھی تحفظ دیا گیا ہے کہ اسمبلی اس کے بارے میں غور بھی نہیں کر سکتی جس میں عائلی قوانین جیسے رسوائے عالم قوانین کا آرڈی ننس بھی شامل ہے۔ تو ہمیں ایسا کوئی دروازہ ہی نہیں کھولنا چاہیئے جس سے کتاب و سنت کی خلاف ورزی ہو سکتی ہو تو اتنی قید لگانا ضروری ہے کہ بشرطیکہ ایسا آرڈی ننس قرآن و سنت کا نقیض نہ ہو۔ وفاقی حکومت اگر مجبوراً آرڈی ننس جاری کرنا بھی چاہے تو اسلامی کونسل سے اس کی شرعی حیثیت معلوم کرائی جا سکتی ہے۔ خدا کرے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں اور دعویٰ بھی ہو رہا ہے کہ ہمارا آئین کتاب و سنت کے مطابق ہو تو اس غرض سے یہ بات آرڈی ننس جاری کرتے وقت بھی ملحوظ رکھی جائے۔

(۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء)

(مباحث آئین ساز اسمبلی)